قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 19/ جنوری 2023ء | 26/ جمادی الثانی 1444 ہجری قمری | 19/ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 16

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ

(التوبہ: 128)

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مسلمانوں کی ایسی حالت ہو جائے گی، جب مسلمانوں کے دل آپس میں پھٹ جائیں گے، قُلُوۡبُھُمۡ شَتّٰی کی حالت ہو گی، مسلمان ایک دوسرے کے گلے کاٹیں گے۔ نام نہاد علماء جن کے پاس مسلمان لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کے پاس ہدایت ہے ہدایت کے لئے جائیں گے تو ان علماء کی بھی یہی حالت ہو گی کہ وہ بھی انہی کاموں میں مصروف ہوں گے جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہیں بلکہ عام لوگوں سے بھی بدتر ان کی حالت ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عُلَمَآئُھُمۡ شَرٌّ مَنۡ تَحۡتَ اَدِیۡمِ السَّمَآءِ۔ یعنی علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 317-318 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد بیروت 2004ء) کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ یہ فتنے پیدا کرنے والے ہوں گے۔ ان میں سے فتنے پھوٹیں گے اور یہی ہم آج علماء کی اکثریت میں دیکھ رہے ہیں کہ بجائے آگ بجھانے کے یہ لوگ آگ لگانے والے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا تھا کہ اس حالت میں اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان مایوس نہ ہوں ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا جو اپنے آقا و مطاع کے کامل غلام کی حیثیت سے مسلمانوں کو بھی، غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی خوبصورت اور روشن تعلیم سے دنیا کو روشن کرے گا اور پھر سے اُمّتِ واحدہ بنائے گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا اسی بات سے یہ علماء انکاری ہیں اور لوگوں کو بھی، عامۃ المسلمین کو بھی غلط باتیں بتا کر فساد کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ اور انہیں وہ باتیں فساد پیدا کرنے کے لئے بتاتے ہیں کہ جن کا وجود ہی نہیں ہے۔

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور اس پر کامل ایمان کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

بقیہ صفحہ 4 پر

فرمانِ رسولؐ

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیۡنَ یُبَلِّغُوۡنَنِیۡ مِنۡ اُمَّتِیَ السَّلَامَ

(النسائی کتاب السھو باب السلام علی النبیؐ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

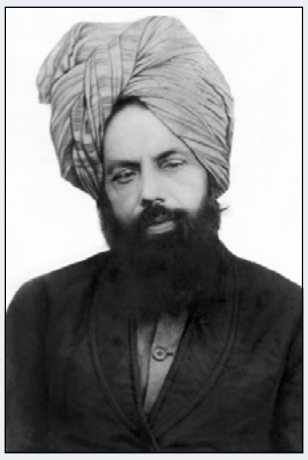

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزۡنِہٖ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ وَاَنۡزِلۡ عَلَیۡہِ اَنۡوَارَ رَحۡمَتِکَ اِلَی الۡاَبَدِ۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

’’آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپ کی ہمت و صدق وہ تھا۔ کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں، تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 24 ایڈیشن 1988ء)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

(درثمین صفحہ 18)

اس شمارہ میں

- کرو جو کرنا ہے تم نے، اے دشمنانِ حق! (منظوم)
- جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
- حضرت میاں غلام حسنؓ محمود آباد، جہلم
- آؤ! اُردو سیکھیں
- نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہو گا
- برازیل کے کیپیٹل Brasilia میں تبلیغی سرگرمیاں

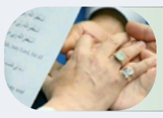

دربارِ خلافت

قوتِ ارادی سے وافر حصہ رکھنے والے روحانی دنیا کے سکندر ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

کیسی حیران کُن قوتِ ارادی ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ قوتِ ارادی ایسی ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد کوئی روک درمیان میں حائل نہیں رہ سکتی بلکہ ہر چیز پر قوتِ ارادی قبضہ کرتی چلی جاتی ہے۔ گویا قوتِ ارادی سے وافر حصہ رکھنے والے روحانی دنیا کے سکندر ہوتے ہیں، اس کے پہلوان ہوتے ہیں۔جس طرف اُٹھتے ہیں اور جدھر جاتے ہیں اور جدھر جانے کا قصد کرتے ہیں، شیطان اُن کے سامنے ہتھیار ڈالتا چلا جاتا ہے اور مشکلات کے پہاڑ بھی اگر اُن کے سامنے آئیں تو وہ اُسی طرح کٹ جاتے ہیں جس طرح پنیر کی ٹکیہ کٹ جاتی ہے۔

پس اگر اس قسم کی قوتِ ارادی پیدا ہو جائے اور اس حد تک ایمان پیدا ہو جائے تو پھر لوگوں کے اصلاحِ اعمال کے لئے اور طریق اختیار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17صفحہ 447 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/ جولائی 1936)

چودہ سو سال پہلے اصلاح کا جوعمل قوتِ ایمان کی وجہ سے انقلاب لایا، اُس کی مثال اس وسیع پیمانے پر دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ کس طرح حیرت انگیز طور پر دنیا میں یہ انقلاب برپا ہوا۔

لیکن اس سے ملتی جلتی کئی مثالیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ماننے والوں میں ہمیں نظر آتی ہیں۔تمباکو نوشی گو حرام تو نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہرحال اس کو برا فرمایا بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ شاید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتی تو منع فرما دیتے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3صفحہ 175-176)

لیکن ایک برائی بہرحال ہے اور اس میں نشہ بھی ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سفر کے دوران جب حقے سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو آپ کے صحابہ نے جو حقہ پینے کے عادی تھے، اپنے حقے کو توڑ دیا اور پھر تمباکو نوشی کے قریب بھی نہیں پھٹکے۔ کہتے کہ اس طرف تو کبھی ہماری توجہ ہی نہیں گئی۔

(ماخوذ از سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جلد 1 حصہ سوم صفحہ 666 روایت نمبر 726)

اسی طرح ایسے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثالیں بھی ملتی ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد تمام برائیوں کو چھوڑا۔حتی کہ ایسی مثال بھی ہے جو شراب جیسی برائی میں گرفتار تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ چھوڑ دی۔

پس یہ نمونے ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی قانون سے ڈر کر یا اپنے معاشرے سے ڈر کر ہی برائیاں نہیں چھوڑنی۔ یا اُن سے اس لئے نہیں بچنا کہ اُن میں ماں باپ کا خوف ہے یا معاشرے کا خوف ہے۔ یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے بلکہ سوچ یہ ہونی چاہئے کہ ہم نے برائی اس لئے چھوڑنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا۔ یا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے منع فرمایا ہے تو ہم نے اس سے رکنا ہے۔مسلمان ملکوں میں اگر شراب کھلے عام نہیں ملتی، پاکستان وغیرہ میں تو مجھے پتا ہے کہ قانون اب اس کی اجازت نہیں دیتا تو چھپ کر ایسی قسم کی شراب بنائی جاتی ہے جو دیسی قسم کی شراب ہے اور پھر پیتے بھی ہیں اور اس کا نشہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ امیر طبقہ اور اور بہانوں سے اعلیٰ قسم کی شراب کا بھی انتظام کر لیتا ہے۔ پھر یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کو مَیں نے دیکھا ہے کہ ایسے سیرپ یا دوائیاں، خاص طور پر کھانسی کے سیرپ جن میں الکوحل ملی ہوتی ہے، اُس کو نشے کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور پھر اس کا نقصان بھی ہوتا ہے کیونکہ اس میں دوسری دوائیاں بھی ملی ہوتی ہیں۔ پس ایسے معاشرے میں بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اپنی قوتِ ارادی سے ان برائیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 17/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام)

کرو جو کرنا ہے تم نے، اے دشمنانِ حق!

کرو جو کرنا ہے تم نے، اے دشمنانِ حق!
ہمارے لفظ تو ہر حال مسکرائیں گے

تمہیں بھی جینے کے انداز کچھ سکھا کر ہم
بڑی ہی شان سے اک احمدی بنائیں گے

تمہارے تاج کے ہر تار کو ادھیڑیں گے
تمہاری خاک کو اک دن سنو! اڑائیں گے

تمہاری راہ کی گلیوں کے سارے کیچڑ سے
ہم اپنے پاؤں کو، دامن کو بھی بچائیں گے

نکھاریں گے تمہیں اپنی دعاؤں سے مل کر
ہم اپنے ظرف کو ہر بار آزمائیں گے

درِ حبیبؐ کو چومیں گے بےقراری میں
عقیدتوں کے بھی سجدے وہاں لٹائیں گے

دکھے گا جب بھی مقدس وہ گنبدِ خضرا
پلک پلک پہ ستارے ہی جگمگائیں گے

سروں کو اپنے جھکائیں گے ہم اطاعت میں
شفاعتوں کے سبھی ٹوکرے اٹھائیں گے

ہمیں وہ بخشیں گے اپنے مسیحؑ کے صدقے
ہمیں یقیں ہے وہ ہم کو گلے لگائیں گے

دعا کرو کہ یہ دعویٰ ہو عشق کا سچا
وگرنہ اپنا یہ منہ ہم کہاں چھپائیں گے

سنو سنو! سبھی منظر وہ دیدنی ہو گا
رسول پاکؐ جب اپنا ہمیں بلائیں گے

وفا کریں گے ہمیشہ اصولوں سے اپنے
کریں گے وعدہ جو، ہر دم اسے نبھائیں گے

خدا کرے کہ کہیں جو بھی ہم عمل بھی کریں
وگرنہ منزلوں کو ہم کبھی نہ پائیں گے

اندھیری رات میں بھی روشنی میں بیٹھیں گے
منڈیر پر بھی دِیا سحر کا جلائیں گے

دیا جیم۔فجی

اداریہ

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 16/ دسمبر 2022ء کو دعا کی اہمیت و برکات پر ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں مختلف مثالیں بیان فرما کر حضور انور نے اپنے خالق کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان تمام مثالوں پر الگ الگ اداریے لکھے جا سکتے ہیں۔ مگر آج ایک ایسی مثال سے آغاز کروں گا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یوں بیان فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیاوی مثالوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے صبر کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دیکھو! دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے۔ بیج کی ایک خصوصیت ہے پہلے اس کی جڑیں نکلتی ہیں جڑیں زمین میں پیوست ہو جاتی ہیں پھر باہر کو نپلیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو! وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ اب پودا نکل آیا اب پھل لگنے کا مرحلہ باقی ہے۔ نادان بچہ یہ سمجھے گا کہ اس کو تو پھل لگ نہیں سکتا یہ چھوٹا سا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقع ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے یہی حال دعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ دور اندیش لوگ جو ہیں نتیجہ کو صبر سے دیکھنے والے لوگ جو ہیں وہ مستقل مزاجی سے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔"

اس مضمون پر خاکسار کو یاد پڑتا ہے کہ میں قلم آزمائی کر چکا ہوں۔ لیکن یہ مضمون اتنا دلچسپ اور مفید ہے کہ اگر بار بار بھی بیان کیا جائے تو ضرور سودمند ہوگا۔ بالخصوص آج کے ماحول میں جہاں دہریت سر اٹھا رہی ہے اور حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس جیسے اہم مضمون پر خطبہ دے کر اللہ کی طرف جھکنے کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

دنیا میں نشوونما کا مٹی کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ حتیٰ کہ تخلیق انسانی اور اس کے ارتقاء کے لیے اللہ تعالیٰ نے تُرَابٍ (آل عمران:60) طِيْنٍ (الانعام:3)، طِيْنٍ لَّازِبٍ (الصافات:12) اور صَلْصَالٍ (الحجر:27) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جن کے کسی نہ کسی رنگ میں معانی مٹی کی مختلف کیفیتوں کے ہیں۔

انسان کا آغاز بھی مٹی سے ہے اور مرنے کے بعد بھی مٹی ہی اس کا مقدر ہے۔ مٹی درحقیقت ایک انکساری اور عاجزی کی علامت ہے۔ دنیا بھر کی قوموں میں سے کسی کو سلیوٹ کرنے اور آداب سے ملنے کی اداؤں اور حرکات کا جائزہ لیں تو ان میں زمین کی طرف جھکنے کا طرز ملتا ہے۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں کتے کی مثال دی ہے کہ وہ اپنے مالک کی محبت چاہنے کے لیے اس کے قدموں پر سر رکھ دیتا ہے۔

ایک بیج یا دانہ جب زمین میں ڈالا جاتا ہے تو وہ نشوونما پانے کے لیے اپنی اصلی حیثیت یا Shape کھو دیتا ہے۔ مٹی میں مل جاتا ہے۔ پھر اس کے اندر سے زندگی نکلتی ہے۔ جو دوسروں کو زندگی دینے کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

شاعر کہتا ہے

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

اس مضمون کو انسان کو ہر وقت اپنے اوپر لاگو کرتے رہنا چاہیے۔ انسان نے اگر پنپنا ہے، اگر نشوونما پانی ہے، اگر آگے بڑھنا ہے، اگر بڑا ہونا ہے اور اعلیٰ مرتبہ پانا ہے تو اسے اللہ کے حضور سرنگوں ہونا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو مٹی میں ملانا پڑتا ہے۔ کبھی اکڑ کر یا سینہ تان کر بلندی کا سفر طے نہیں ہوتا۔ کوہ پیمان جھک کر ہی پہاڑ سر کرتے ہیں۔ ہائیکنگ کرنے والوں کے ہاتھوں میں ہمیں کھونٹی ہی دکھائی دیتی ہے جو انسان کو جھکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اکڑ کے مضمون کو ہم تکبر، انا وغیرہ سے تعبیر کر سکتے ہیں جو خدا کو اور اس کے رسولؐ کو بہت ناپسند ہیں۔

انسان بھی اگر دانے یا بیج کی طرح اپنے آپ کو فنا کر لے تو اس کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی جاتی اور وہ خود شاخوں کی طرح آسمان سے باتیں کرتا ہے۔

آج کل معاشرہ میں ہر طرف فرعونیت اور دجل دکھنے کو ملتا ہے۔ دراصل ایسے لوگوں نے، قوموں نے، سربراہوں نے عاجزی انکساری کو خیرآباد کہہ دیا ہے۔ پھر ایسی قومیں یا سربراہ جلد تنزلی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔ ہم نے بارہا گھروں کے باہر لگی باڑھ کو دیکھا ہے جب اسے کچھ دنوں کے بعد تراش کر برابر کر دیا جائے تو شاخوں کے بڑھنے اور نشوونما پانے کا عمل کا آغاز ہو جاتا ہے لیکن ایک یا دوسر کنڈے تیزی سے سر نکال کر باہر نکل آتے ہیں اور بڑی تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ بعض اوقات اتنے بڑے ہو جاتے ہیں اور معیوب لگنے لگتے ہیں کہ کوئی شخص آتے جاتے بعض اوقات انہیں مسل چھوڑتا ہے یا توڑ ڈالتا ہے۔ اگر یہ عمل دوسروں سے مسابقت لے جانے کے لیے ہو تو خوش آئند ہے لیکن اگر تکبر کی ملونی ہے تو پھر محل نظر ہے۔ یہی کیفیت انسانی زندگی میں ہے اگر تو نیکیوں میں مقابلہ کرتے ہوئے کوئی انسان تیز تیز بھاگتا، اچھلتا کودتا دربار الٰہی کی طرف بڑھتا جاتا ہے تو اچھی بات ہے اسے مسابقت الی الخیر کہیں گے لیکن اگر دوسروں کی ناک کو خاک میں ملانے اور اپنی ناک اونچی رکھنے کے لیے اپنے آپ کو بلند کرتا ہے تو آخر ایک دن اس کی گردن کے سریہ کو کاٹنے والا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اب ہم نئے سال میں داخل ہوئے ہیں۔ چند ہفتوں تک رمضان المبارک میں قدم رکھنے والے ہیں۔ وہاں مسابقت الی الخیر کے لیے جو نیک عملوں کا میدان لگانا ہے ضرور لگائیں۔ ایک دوسرے کی نیکیوں کو دیکھ کر اسے اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے دوڑ لگائیں اور سب کو اپنے پیچھے چھوڑنے کی کوشش ضرور کریں۔

آج حضور نے دہریت کے قلع قمع کے لیے جو اصول بیان فرمایا ہے اس کے لیے راتوں کو اٹھ کر آداب الٰہی اور آداب دعا کو ملحوظ خاطر رکھ کر اللہ کو پانے کی خاطر اپنے آپ کو مٹا دینا ہی اصل میں کامیابی کا گر ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب یہ دعا کرنے کی ضرورت ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے تجھ کو مانگتا ہوں

اور ہم میں سے اکثر کو اللہ مل جائے گا اور اس کے اثرات دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں ہمارے معاشرہ پر نظر آئیں گے تو دہریت مٹتی جائے گی اور الوہیت و ربوبیت معاشرہ میں نظر آئے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے۔

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

(یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی کم ذات پر نظر کر کے شکر کرتا تھا۔) پس انسان کو چاہیے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا نیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 314-315)

پھر فرمایا:

"انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنے خودی اور نفسانیت سے الگ ہونے پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455)

بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

(ابو سعید)

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت میاں غلام حسنؓ۔ محمود آباد، جہلم

حضرت میاں غلام حسن صاحب ولد میاں عبد الرحیم صاحب جہلم شہر کے مضافاتی علاقے محمود آباد کے رہنے والے تھے۔ آپ اندازاً 1870ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولوی برہان الدین جہلمیؓ سے تعلق ہونے کی وجہ سے شروع سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت تھی، گو کہ درمیان میں بعض مخالف مولویوں کی تقریروں کی وجہ سے شکوک میں مبتلا ہوئے لیکن جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینہ صاف ہوگیا اور حلقہ احمدیت میں داخل ہوگئے۔ آپ بسلسلۂ روزگار لاہور میں مقیم تھے جہاں جنوری 1903ء میں حضرت اقدس علیہ السلام کے سفر جہلم سے واپسی پر لاہور میں قیام کے دوران بیعت کی توفیق پائی، اس سفر میں بیعت کرنے والوں کی فہرست میں آپ کا نام یوں درج ہے: ”67۔ غلام حسن ولد عبدالرحیم رام پور جہلم“ (اخبار بدر 23، 30/ جنوری 1903ء صفحہ 13) رام پور محمود آباد کے بالکل قرب میں واقع ہے۔ 1938ء میں آپ نے اپنی روایات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”میں لاہور بسلسلۂ روزگار گیا ہوا تھا۔ (مَیں اس سے پہلے حضرت مولوی برہان الدین صاحب مرحوم کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو مانتا تھا اور مولوی صاحب کے ساتھ جہلم میں نماز پڑھتا تھا۔ اسی دوران میں شہر جہلم میں ایک مولوی محمد علی صاحب بوپڑی آئے اور اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے خلاف تقریریں کیں..... اور موضع جادہ میں بھی (جو ہمارے گاؤں محمود آباد کے پاس ہی ہے) تقریریں کیں۔ اس وقت میرے دل میں بھی وساوس پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے مجھ پر فضل کیا۔ رات کو میں نے خواب میں یہ آیت پڑھی وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا۔ اس کے بعد کبھی بھی وساوس پیدا نہیں ہوئے) کہ مجھے گھر سے خط گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم تشریف لا رہے ہیں۔ میں جہلم نہ جاسکا۔ حضرت صاحب کی واپسی پر میں نے حضورؑ کو بادامی باغ اسٹیشن پر دیکھا۔ وہاں بہت مخلوق تھی۔ میں نے وہاں ایک ہندو صاحب کو جو جنگلہ کے باہر کھڑا تھا لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ذرا ہٹیں ہٹیں درشن لے لینے دیں۔ اس کے بعد ایک شخص سے دریافت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رات کو کہاں تشریف رکھیں گے۔ معلوم ہوا کہ میاں معراج الدین صاحب یا چراغ الدین صاحب (اصل نام یاد نہیں رہا) کے ہاں لنڈا بازار میں تشریف رکھیں گے۔ میں وہاں روٹی کھانے کے بعد گیا۔ کافی دیر وہاں بیٹھا رہا۔ پھر کسی صاحب نے اعلان کیا کہ اگر کسی صاحب نے بیعت کرنی ہو تو کرے۔ چونکہ میں وہاں ہی تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اس وقت چوبارہ میں ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ آدمی زیادہ تھے، کوٹھڑی تنگ تھی اس لئے میں حضرت صاحب تک نہ پہنچ سکا۔ ایک آدمی میرے آگے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے حضرت صاحب سے بیعت کرنے کے لئے مصافحہ کیا ہوا تھا۔ مجھے کہا گیا کہ اس آدمی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ لو۔ میں نے بھی رکھ لیا اور پتہ لکھوایا۔ بعد وہاں سے السلام علیکم کر کے چلا آیا۔

دوسری بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو پھر لاہور دیکھا۔ حضرت صاحب نے احمدی صاحبان کے ایک احاطہ میں تقریر فرمائی .... دوسری تقریر جو حضرت صاحب نے عام لوگوں میں فرمانی تھی پہلی اتوار حضرت صاحب بوجہ اجازت نہ ہونے کے تقریر نہ فرما سکے۔ میں گھر محمود آباد (جہلم) چلا آیا۔ دوسری اتوار تقریر ہوئی اور مُنشی نور احمد صاحب اور چوہدری صدر دین صاحب مرحوم سکنہ محمود آباد وہیں رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی حیات میں مَیں پہلی بار بھادوں کے مہینہ میں گیا۔ میرے ساتھ اس وقت میرا بھائی میاں عبد الرحمن صاحب مرحوم (یہ نہایت مخلص تہجد گزار احمدی تھے) مستری کرم الٰہی صاحب، بابو امام الدین صاحب جہلمی .... اور مستری عبد الستار صاحب مرحوم (وہ بھی پیغامی ہوگئے تھے۔) تھے ہم پانچوں بٹالہ اسٹیشن پر اُترے اور برائے نماز ایک مسجد میں گئے۔ وضو کر رہے تھے کہ ایک لڑکا اندر سے آیا۔ اس نے کہا کہ تختہ پڑھ لو۔ پہلے تو ہمیں سمجھ نہ آئی بعد اس تختہ کو دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ کوئی مرزائی اور وہابی اس مسجد میں نہ آئے۔ چنانچہ ہم وہاں سے چلے گئے۔ باہر باغ میں جا کر نماز پڑھی۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ ہم قادیان میں کتنے دن رہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ساتھ جناب مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی امامت میں نماز مسجد مبارک میں پڑھتے رہے۔ روٹی لنگر سے کھاتے رہے۔ ہم پانچوں اکٹھے واپس چلے آئے۔ سن مجھے یاد نہیں کہ میں کس سن میں قادیان گیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب کی موجودگی میں جو سالانہ جلسے ہوئے تھے اُن تمام پر میں قادیان گیا۔ اس آخری جلسہ پر بھی گیا۔ میرے ساتھ اس وقت اپنے گاؤں محمود آباد کے مستری کرم الٰہی صاحب چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم ولد چوہدری جیون خاں صاحب بھی تھے۔ چوہدری نظام دین صاحب میرے ساتھ حضرت صاحب کی موجودگی میں جلسوں پر جاتے رہے۔ وہ پولیس میں ملازم تھے اور جلسہ کے لئے چھٹی رکھ لیتے تھے۔

جس وقت صبح سویرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سیر کے لئے باہر تشریف لائے تو بہت مخلوق ساتھ ہوگئی۔ راستہ میں ہی ہجوم کی زیادتی کی وجہ سے حضرت صاحب ٹھہر گئے۔ سیالکوٹیوں نے جو بہت زیادہ تھے رستہ کا بندوبست کیا۔ دورویہ قطاریں بنائیں تا حضرت صاحب درمیان سے گزر جائیں لیکن حضرت صاحب وہیں ٹھہرے رہے اور واپس چلے آئے۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج وہ میرا الہام پورا ہوگیا کہ لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے لیکن گھبرانا نہیں۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب شاید حضرت صاحب کا آخری وقت قریب آ گیا ہے اور فوراً میرے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا کا اترنا اور آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اب میرا آخری وقت قریب ہے نقشہ آ گیا۔ اسی جلسہ کے بعد ہمارے بہت ہی پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اپنے حقیقی مولا کریم کے پاس چلے گئے۔ پھر جلسہ کے ختم ہونے پر گھر چلا آیا۔

اس سے قبل ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت صاحب ایک گاؤں ارائیاں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت بھی حضورؑ کے ساتھ بہت آدمی تھے۔ چونکہ حضورؑ بہت تیز چلتے تھے۔ اس لئے دوڑ دوڑ کر ساتھ ملتے تھے۔ حضورؑ اس گاؤں تک گئے پھر واپس تشریف لے آئے۔

میری عمر اس وقت قریباً پینسٹھ سال کی ہوگی میں ہر سال جلسہ سالانہ پر جاتا رہا۔ بوجہ غربت جلسوں کے درمیان میں نہ جاسکا۔ صرف اب حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقت خلافت میں دو دفعہ نہیں جاسکا۔ ایک دفعہ بیمار تھا اور ایک دفعہ ویسے نہیں جاسکا۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 7 صفحہ 206 تا 208)

آپ جماعت احمدیہ محمود آباد کے سیکرٹری تعلیم و تربیت رہے، اسی طرح ایک لمبا عرصہ امامت صلوٰة کے بھی فرائض سر انجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ نے 28/ مارچ 1947ء کو وفات پائی، خبر وفات دیتے ہوئے ملک عبد الغنی صاحب امیر جماعت محمود آباد نے لکھا:

”ہمارے بابا جی استاذی المکرم جناب میاں غلام حسن صاحبؓ صحابی و امام الصلوٰة جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم بعمر تقریبًا 80 سال جنہیں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ کے ساتھ ہی احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی (نوٹ: جیسا کہ اوپر بیان ہوا حضورؑ سے اخلاص رکھتے تھے لیکن بیعت 1903ء میں کی۔ ناقل) اور دن بدن اخلاص میں بڑھتے گئے۔ قریبًا 55 سال تک مسجد احمدیہ میں امامت کے اہم فرائض ادا کرنے کے بعد جماعت احمدیہ محمود آباد کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلے گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ جماعت کا ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر مرد اور عورت ان کے احسانات کے نیچے ہیں۔ گاؤں کے اکثر غیر احمدی اور ان کے بچے بھی ان کے شاگرد ہیں ..... 29/3/47 .... بعد تجہیز و تکفین و نماز جنازہ دفن کیے گئے۔“

(الفضل 10 /اپریل 1947ء صفحہ 2)

آپ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے فرزند میاں عبد السلام صاحب کو امام الصلوٰة مقرر کیا گیا۔

(الفضل 21/اپریل 1947ء صفحہ 5)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن یہ فتنہ پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو اس بات سے انگیخت کرتے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ کر لَعۡنَتُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ کہا جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جو احمدی کہلاتے ہوئے پھر اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں وہ فاسق، فاجر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ احمدی ختم نبوت کی وہ تعریف کرتے ہیں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کو قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی لائی ہوئی شریعت سے باہر ہو۔

(خطبہ جمعہ 16/ دسمبر 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 72

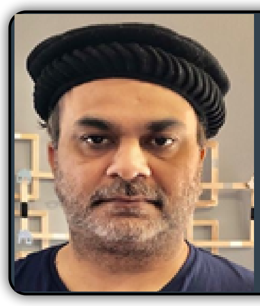

مرکب الفاظ

اوّل: وہ جہاں ایک خاص لفظ دوسرے مختلف الفاظ کے ساتھ خاص معنی پیدا کرتا ہے اس قسم کے مرکب الفاظ زیادہ تر فارسی ہوتے ہیں۔

دوم: وہ الفاظ جب دو مختلف اسما یا ایک اسم اور صفت یا اسم اور فعل یا صفت اور فعل مل کر ایک مرکب لفظ بن جاتا ہے۔ ایسے مرکبات زیادہ تر ہندی ہوتے ہیں۔

1۔ وہ الفاظ جن کے شروع میں آنے سے صفات کی نفی ہوتی ہے۔

الف: ہندی سے جیسے اَٹل یعنی قائم، جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے، امٹ یا اَن مِٹ یعنی نہ مٹنے والا، لازوال۔

ان: ہندی سے انجان unknown / Stranger، ان پڑھ Illiterate، ان گھڑ uncut/ unshaped/ inexperienced۔

ن: ہندی سے نڈر brave، نہتا unarmed۔

نر: ہندی سے نراشا یعنی ناامیدی، نرمل یعنی بے میل stainless۔

نا: فارسی اور ہندی دونوں الفاظ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے نالائق incompetent، نادار یعنی غریب، ضرورت مند۔ ساقی فاروقی کا یہ شعر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسین چہرے کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

تیرے چہرے پہ اجالے کی سخاوت ایسی
اور مری روح میں نادار اندھیرا ایسا

ناوقت یعنی اپنے وقت پر نہ ہونے والا, بے وقت untimely، ناسمجھ unintelligent، ناچار یعنی مجبور helpless۔

بے: فارسی اور ہندی دونوں الفاظ کے ساتھ۔ جیسے بے ہوش intoxicated/ unconscious، بے درد unkind، بے ڈھنگا awkward، بے مثال unique، بے کار useless، بے صبر impatient۔

کم: ہندی اور فارسی دونوں الفاظ کے ساتھ۔ جیسے کمزور، کمیاب یعنی کم ملنے والی چیز rare/ scarce، کمبخت unfortunate/ cursed، کم عقل، کم حوصلہ، کم اصل base-born۔

غیر: عربی الفاظ کے ساتھ۔ جیسے غیر حاضر absent، غیر جمہوری undemocratic، غیر مسلم non-Muslim، غیر مصدقہ unverified، غیر مناسب improper/ impolite / unnecessary، غیر متعلقہ irrelevant۔

خلاف: عربی الفاظ کے ساتھ۔ جیسے خلاف عقل unreasonable/ absurd، خلاف شرع against Islamic laws، خلاف قانون illegal/unlawful، خلاف وعدہ breach of trust/ treachery، خلافِ معمول unusual activity، خلاف توقع unaccepted۔

اسی طرح بد اور تنگ وغیرہ دوسرے الفاظ کے ساتھ آ کر مذمت کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے بد گمان یعنی شک کرنا، بد اعتماد ہونا to be distrustful/ suspicious، بد شکل ugly/repulsive ایسی شکل وجو نظروں پر گراں گزرے to sight، بد چلن یعنی اخلاقی طور پر انتہائی کمزور immoral، تنگ دل یعنی کنجوس، اور کم ظرف a miser/ Illiberal، تنگ چشم narrow minded۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یہ کتاب تمام فرقوں کے مقابلہ پر حقیقتِ اسلام اور سچائی عقائدِ اسلام کی ثابت کرتی ہے اور عام تحقیقات سے حقانیت فرقان مجید کی بپایہ ثبوت پہنچاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو جو حقائق اور دقائق عام تحقیقات میں کھلتے ہیں خاص مباحثات میں انکشاف اُن کا ہرگز ممکن نہیں کسی خاص قوم کے ساتھ جو شخص مناظرہ کرتا ہے اس کو ایسی حاجتیں کہاں پڑتی ہیں کہ جن امور کو اُس قوم نے تسلیم کیا ہوا ہے ان کو بھی اپنی عمیق اور مستحکم تحقیقات سے ثابت کرے بلکہ خاص مباحثات میں اکثر الزامی جوابات سے کام نکالا جاتا ہے اور دلائل معقولہ کی طرف نہایت ہی کم توجہ ہوتی ہے اور خاص بحثوں کا کچھ مقتضا ہی ایسا ہوتا جو فلسفی طور پر تحقیقات کرنے کی حاجت نہیں پڑتی اور پوری دلائل کا تو ذکر ہی کیا ہے بستم حصہ دلائل عقلیہ کا بھی اندراج نہیں پاتا مثلاً جب ہم ایسے شخص سے بحث کرتے ہیں جو وجود صانع عالم کا قائل ہے الہام کا مقر ہے خالقیت باری تعالیٰ کو مانتا ہے تو پھر ہم کو کیا ضرور ہوگا جو دلائل عقلیہ سے اس کے روبرو ثبات وجود صانع کریں یا ضرورتِ الہام کی وجوہ دکھلاویں یا خالقیت باری تعالیٰ پر دلائل لکھیں بلکہ بالکل بیہودہ ہوگا کہ جس بات کا کچھ تنازع ہی نہیں اس کا جھگڑا لے بیٹھیں مگر جس شخص کو مختلف عقائد، مختلف عندیات، مختلف عذرات، مختلف شبہات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس کی تحقیقاتوں میں کسی قسم کی فروگذاشت باقی نہیں رہتی۔

(براہین احمدیہ حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 8۔9)

خاص نکات

1۔ جو حقائق اور دقائق عام تحقیقات میں کھلتے ہیں خاص مباحثات میں انکشاف اُن کا ہرگز ممکن نہیں۔

2۔ خاص مباحثات میں اکثر الزامی جوابات سے کام نکالا جاتا ہے۔

3۔ جس شخص کو مختلف عقائد، مختلف عندیات، مختلف عذرات، مختلف شبہات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس کی تحقیقاتوں میں کسی قسم کی فروگذاشت باقی نہیں رہتی۔

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

یہ کتاب: یعنی براہین احمدیہ۔

عام تحقیق: یہ مسائل کو حل کرنے اور حقائق تلاش کرنے کا ایک طریق ہے۔ اوّل مسئلہ کی شناخت کی جاتی ہے۔ دوم قیاس یا مفروضوں تشکیل دیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں مشاہدے اور معلومات کے تجزیے سے کام لیا جاتا ہے۔ سوم حاصل ہونے والے حقائق کی تعبیریں کی جاتی ہیں۔

General Research:It is a problem solving and fact-finding method that consists of problem recognition and identification, hypothesis formulation, observation, data collection, data analysis,and at the end interpreting the findings and results.

خاص مباحثات: کسی مخصوص موضوع یا مکتبۂ فکر تک محدود بحث۔ Focused arguments

حقائق اور دقائق: سچائیاں Truths

مناظرہ: بحث، خاص طور پر مختلف مذہبی مکتبہ فکر کے درمیان ہونے والی بحث۔ Debate

مقتضا: ضرورت، تقاضہ، مطالبہ، اصول Necessity/ required

عمیق اور مستحکم تحقیقات: گہرے اور مضبوط دلائل in-depth and solid arguments

الزامی جواب: ایسا جواب جس میں الزام لگایا جائے جیسے اگر ہم یہ نہیں کرتے تو تم بھی وہ نہیں کرتے وغیرہ۔ Accusatory answers

دلائل معقولہ: منطقی اور عقلی دلیل جیسے حضرت محمد ﷺ نبی ہیں۔ آپ سے قبل مبعوث ہونے والے تمام انبیاء وفات پا چکے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نبی تھے اور حضرت محمد ﷺ سے قبل مبعوث ہوئے تھے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں۔

بستم حصہ: بیسواں حصہ a fraction(20th) of something

اِندِراج: کسی فہرست میں کچھ داخل کرنا۔ entry in a record

آنس معین اپنے ایک شعر میں لفظ اندراج کا خوبصورت استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں

تمہارے نام کے نیچے کھنچی ہوئی ہے لکیر
کتاب زیست ہے سادہ اس اندراج کے بعد

صانع عالم: دنیا کا صنعت کار, خالق کائنات، یعنی خدا تعالیٰ the Maker,the Creator,an attribute of God

الہام کا مقِر ہے: یعنی الہام پر ایمان رکھتا ہے۔ مقر یعنی اقرار کرتا ہے Admits

عقائد، عندیات، عذرات، شبہات: عقیدہ کی جمع، عندیہ کی جمع یعنی رائے doctrine/discourse، عذر کی جمع یعنی بہانہ یا معذرت نیز اعتراضات/ apologies objection/Criticism، شُبہہ کی جمع یعنی شک، گمان، احتمال doubts۔

فروگذاشت: بھول، کمی، کوتاہی negligence/ lacking

مریم رحمٰن

دوسری شرط بیعت

نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا

دوم۔یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘، اشتہار نمبر 48)

تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفس وحشی وجفاکش اگر رام نہ ہو

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ نے انسان کی دینی، روحانی، اخلاقی ترقیوں کی کلید دس شرائط بیعت بیان فرمائی ہیں۔

دوسری شرط بیعت میں 9قسم کی برائیوں سے بچتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ان برائیوں میں سب سے آخر میں نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہونے کی نصیحت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

(آل عمران:135)

ترجمہ:(یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اورغصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ سے بھی اس کی تشریح کچھ یوں ہوتی ہے۔آپؐ فرماتے ہیں:

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ

(صحیح بخاری حدیث نمبر 6114)

ترجمہ:پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے، بے قابو نہ ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔آپ نے فرمایا کبھی غصہ میں مت آنا اور یہ جملہ آپ نے کئی مرتبہ دہرایا کہ غصہ میں مت آؤ۔غصہ میں مت آؤ۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نفسانی جوشوں سے بچنے کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

’’وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشنس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بدنظری نہ کرو اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو۔اور نفسانی جوشوں سے مغلوب مت ہو اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں اور اپنے نبی کریم کے شکر گزار رہو،اُس پر درود بھیجو، کیونکہ وہی ہے جس نے تاریکی کے زمانہ کے بعد نئے سرے خداشناسی کی راہ سکھلائی۔

(ضمیمہ تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 525)

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم صفت عفو (معاف کرنے والا) ہے۔

پیارے رسول، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر یہ خلق عطا فرمایا۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ آل عمران آیت نمبر 160میں فرماتا ہے:

ترجمہ:اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تو تندخو اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے عفو ودرگزر سے کام لے اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ دبانے اور معاف کر دینے کی خوبصورت تعلیم پیش فرمائی اور عفو ودرگزر کی بے نظیر مثالیں نہ صرف اپنوں کے ساتھ بلکہ دشمنوں کے ساتھ بھی قائم فرمائیں۔

حضرت خدیجہؓ کے صاحبزادے ہند کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔وہ بیان کرتے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور اس کی اغراض کی خاطر کبھی غصہ نہیں ہوتے تھے۔اسی طرح اپنی ذات کی خاطر نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے نہ بدلا لیا۔

اسلام کی تاریخ پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو معاف کرنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے والی یہودیہ سے عفو کا سلوک کرنے، ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو معاف کرنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کے نعش مبارک کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کرنے والی ہندہ کو معاف کرنے اور دیگر بہت ساری مثالوں کے ساتھ روشن ہے۔آپ جہاں دشمنان اسلام کو معاف فرماتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ حسن واحسان کا سلوک بھی فرماتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں خادم کو دن میں ستر بار معاف کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرتدین کو معاف کرتے ہیں تو کہیں واجب القتل مجرموں کو معاف کرکے عفو درگزر کا شاندار نمونہ دکھاتے ہیں۔

اب توطبی طور پر ماہرین بھی کہتے ہیں کہ جب لوگ نفرت، غصہ، اشتعال، بدلہ وانتقام جیسے منفی جذبات اپنے جسم میں لئے پھرتے ہیں تو اپنی صحت کا نقصان کرتے ہیں۔ذہنی دباؤ اور دیگر ذہنی وجسمانی بیماریوں کا شکار ہو کر اپنا حال خراب کر دیتے ہیں۔

پیارے آقا حضرت سیدنا مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس اگر ضرورت ہے تو اس چیز کی کہ ہم بیعت کرنے کے بعد اس کی تفصیلات جاننے کی کوشش کریں اور بیعت کے عہد کو سامنے رکھیں۔اگر ہم بیعت کی شرائط میں بیان کردہ اخلاق بہتری کی شرائط کو ہی سامنے رکھیں تو ہمارے اخلاقی معیار، معاشرتی تعلقات، کاروباری معاملات اور روزمرّہ کے لین دین کے معاملات، گھریلو اور عائلی معاملات، ان سب میں ایک غیرمعمولی بہتری اور بلندی پیدا ہو سکتی ہے۔لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ان معیاروں سے بھی بہت دُور ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔اس تعلق سے اپنی شرائط میں جن باتوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں مثلاً کہ جھوٹ نہیں بولنا، ظلم نہیں کرنا، خیانت سے بچنا ہے۔نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہونا۔عام دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں کی وجہ سے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہیں دینی۔تکبر نہیں کرنا۔عاجزی اختیار کرنی ہے۔ہمیشہ خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی ہے۔عموماً بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 11/ اگست 2017ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں‘‘ (جو سچائی سے روکتے ہیں) ’’تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں حرج نہیں (کوئی حرج نہیں) اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360)

نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونے کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پہلے بھی مَیں نے بتایا کہ آجکل ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے نفسانی جوشوں سے مغلوب ہونے کے بہت سے مواقع ہیں۔پھر لڑائی جھگڑے، دنگا فساد بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتا ہے۔پس چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو کسی بھی طرح نفسانی جوشوں کو ابھارنے والی یا ان سے مغلوب کرنے والی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا ایک احمدی کا فرض ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2015ء)

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے
جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

وسیم احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن برازیل

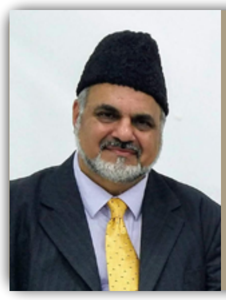

برازیل کے دارالخلافہ میں تبلیغی سرگرمیاں

مؤرخہ 12 تا 19/ مارچ 2022ء خاکسار (وسیم احمد ظفر۔ نیشنل صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل) نے برازیل کے کیپیٹل Brasilia کا تبلیغی دورہ کیا جو ہمارے مشن ہاؤس سے اندازاً 1100 کلو میٹرز کے فاصلہ پر ہے اس سفر میں مکرم ندیم احمد طاہر صاحب صدر ہیومینٹی فرسٹ برازیل بھی ہمراہ تھے جنہوں نے تمام روابط میں بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا کی دعا سے یہ دورہ بہت مصروف اور کامیاب رہا۔

رابطہ نومبائع۔ حال ہی میں ایک خاتون Jade Ferreira نے بیعت کی تھی چنانچہ اس دورہ کے پہلے ہی روز ان سے تفصیلی ملاقات کی انکو جماعت اور نظام کے بارہ میں مزید بتایا لٹریچر بھی دیا ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے اسی ملاقات میں ان کی فیملی کے افراد بھی آگئے چنانچہ ان سے بھی تفصیلی تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

خطبہ جمعہ: مؤرخہ 18/ مارچ کو ہوٹل میں ہی جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا جس میں ہماری نومبائع بہن بھی شامل ہوئیں انہیں جماعت کے بارہ میں مزید معلومات دیں جس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا

لائبریری کا وزٹ: برازیلیا کی ایک بڑی پبلک لائبریری کا بھی وزٹ کیا اور وہاں کی ڈائریکٹر سے ملاقات کی انہیں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا نیز لائبریری کے لئے پرتگیزی زبان میں لٹریچر اور قرآن کریم کا تحفہ دیا اس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ اس کی اشد ضرورت تھی ان کے پاس جو قرآن تھا وہ کسی کا صرف ترجمہ کی شکل میں تھا خاکسار نے انہیں بتایا کہ اصل عربی متن کو چھوڑ کر صرف ترجمہ شائع کرنا مناسب نہیں ہے جماعت احمدیہ ہمیشہ ترجمہ کے ساتھ اصل عربی متن بھی شامل رکھتی ہے اس کے اور فوائد کے ترجمہ کے معیار کو پرکھنے میں بھی مدد ملتی ہے لائبریری کی انتظامیہ کی طرف سے بعد میں ایک خط کے ذریعہ شکریہ بھی ادا کیا۔

سرکردہ افراد سے روابط: اس دورہ کا ایک بڑا مقصد کیپیٹل لیول پر حکومتی لیڈران سے مل کر جماعت کا تعارف کروانے کے علاوہ انہیں پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شہرہ آفاق کتاب World Crisis and the Pathway to Peace کے پرتگیزی زبان میں ترجمہ کی کاپی دینا تھا۔ چنانچہ ان سے روابط کے لئے جماعت کے

تعارف پر مبنی ایک تفصیلی رپورٹ تیار کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عالمی امن کی ایکٹیویٹیز کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا تھا۔ یہ رپورٹ کم و بیش 22 سینیٹرز، 74 ممبرز پارلیمنٹ۔ 05 منسٹرز، 22 ایمبیسیز اور بعض دیگر اداروں کو بھجوائی۔ اس ضمن میں مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے ایک ہفتہ مسلسل محنت کر کے سب سے بار بار رابطہ رکھا اور تفاصیل بھی مہیا کیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔ ان روابط کا بہت فائدہ ہوا کئی لیڈرز نے بتایا کہ وہ شہر سے باہر ہیں یا دوسری مصروفیات ہیں اور آئندہ ملاقات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اس کے نتیجہ میں کم از کم جماعت کا پیغام تو پہنچ گیا۔

سینیٹرز سے روابط اور ملاقاتیں: اس دورہ کے دوران جن 4 سینیٹرز سے ملاقات ہوئی ان کے نام یہ ہیں جناب Telmario Motá۔ جناب Zequinha Marinho جناب Alessandro Vieira جناب Nelsinho Trad ان سب سے بہت تفصیلی اور بہت اچھی ملاقاتیں ہوئیں اسلام اور جماعت کا تعارف کروایا ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات اور کاموں کا ذکر کیا اور سب کو پرتگیزی زبان میں حضور انور کی کتاب ورلڈ کرائیسس دی۔

خاص طور پر سینیٹر جناب Nelsinho Trad کا خصوصی ذکر ضروری ہے انہوں نے اپنے دفتر میں ملاقات کے لئے خاکسار کو پورا پروٹوکول دیا ان کی سیکریٹری نے مسلسل رابطہ رکھا ان کی ہدایت پر جس گاڑی میں جارہے تھے اس کی نمبر پلیٹ ان کو بھجوائی چنانچہ جب گاڑی سپیشل راستہ سے پہنچی تو جناب سینیٹر کا ایک آدمی ہمارا انتظار کر رہا تھا جو ہمیں ان کے دفتر لے گیا وہاں بھی ان کا آفیشل فوٹو گرافر بھی موجود تھا اور باقی کا عملہ بھی بہت بھرپور طریق سے ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا کہ جب خلیفہ صاحب آئیں گے تو یہاں نیشنل کانگرس میں ان کو ویلکم کہیں گے۔ انہوں نے بھی خاکسار کو ایک کتاب کا تحفہ دیا میٹنگ کے اختتام پر ہم جناب سینیٹر صاحب کی خصوصی ہدایت پر پروٹوکول کیساتھ ہی واپس آئے اور جب تک ہم گاڑی میں بیٹھ کر چلے نہیں گئے ان کا آدمی کھڑا رہا۔

پارلیمنٹ ممبرز سے ملاقاتیں: اس دورہ کے دوران دو ممبران پارلیمنٹ جناب Lafayette de Andrada اور جناب Frederico de Castro سے بھی ان کے دفاتر میں ملاقات ہوئی۔ جناب Lafayette صاحب سے کوئی ایک گھنٹہ ان کے اپنے دفتر میں گفتگو کا سلسلہ جاری رہا انہوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ دوران گفتگو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پڑھا تھا کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور انہوں نے ہجرت کی اور انڈیا میں جاکر وفات پائی میں نے کہا یہ تو بانی جماعت احمدیہ کی کتاب ہے ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کتاب کہیں گم ہوگئی ہے میں دوبارہ یہ کتاب پڑھنا چاہتا ہوں مجھے بھجوائیں۔

ایمبیسیز کا وزٹ: اپنے دورہ کے دوران انڈیا۔ پاکستان اور گنی ایکوٹوریل کی ایمبیسیز کا بھی دورہ کیا اور سرکردہ افراد سے ملاقاتیں کیں اس دوران ان سے مختلف موضوعات کے علاوہ انہیں جماعت کا تعارف کروانے کا بھی موقع ملا نیز ان کو شہرہ آفاق کتاب World Crisis and the Pathway to Peace کا تحفہ بھی دیا۔ انڈین ایمبیسیڈر صاحب نے ملاقات کے علاوہ اپنی رہائش گاہ پر دوپہر کے کھانے پر بھی مدعو کیا تھا لیکن عین اس دن انڈیا میں ان کی والدہ کی وفات ہوگئی اور انہیں ایمرجنسی طور پر جانا پڑا اور ان کی جگہ ان کے نمائندہ خصوصی نے ملاقات کی۔

اسائلم کیسز کے اداروں کا وزٹ: ہیومینٹی فرسٹ برازیل کے تحت برازیل میں احمدیوں کے اسائلم کیسز کے سلسلہ میں گورنمنٹ کے متعلقہ اداروں سے بات چیت چل رہی ہے اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے ان اداروں CONARE اور یو این او کے ادارہ UNHCR میں میٹنگز کا وقت لیکر متعلقہ افراد سے تفصیلی بات چیت ہوئی انہیں جماعت کا مزید تعارف کروایا جس پر انہوں نے اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی امید ہے ان میٹنگز کے مثبت اثرات نکلیں گے۔

ہیومن رائیٹس کے دفتر میں اہم ملاقات: منسٹری آف فارن آفیئرز کے ہیومن رائیٹس سیکشن کے ڈائرکٹر جناب Carlos Eduardo da Cunha Oliveira اور ان کی ٹیم کے افراد سے خصوصی ملاقات ہوئی ان کو بھی تفصیل کیساتھ جماعت کا تعارف کروایا نیز پاکستان میں جو احمدیوں کے حالات ہیں ان سے آگاہ کیا یہ ملاقات بھی بہت اچھی رہی اور اس طرح مزید جماعت کا تعارف کروانے کا موقع ملا نیز یہاں برازیل میں افراد جماعت کے اسائلم کے سلسلہ میں مدد ملے گی۔

اخباری رابطہ: برازیلیا کی سب سے بڑی اخبار Correio Brazilience کا بھی وزٹ کیا اور ایک اخباری نمائندہ سے بات کی انہوں نے بذریعہ ای میل معلومات بھجوانے کے لئے کہا تا کہ ایڈیٹر جائزہ لیکر مزید انٹرویو کے لئے وقت دے چنانچہ جب ان کو تفصیل بھجوائی تو انہوں نے انٹرویو کے لئے وقت دیا۔ ہم جب اخبار کے دفتر گئے تو جناب ایڈیٹر صاحب Vicente Nunes نے بھی ملاقات کی انہیں کتاب ورلڈ

کرائیسس دی جس کے بعد اخباری نمائندہ کیساتھ کم و بیش ایک گھنٹہ خاکسار کا انٹرویو ہوا انہیں تفصیل سے اسلام احمدیت، مسیح کی آمد ثانی وغیرہ کے بارہ میں بتایا۔ 3/ اپریل 2022ء بروز اتوار اس اخبار میں رپورٹ شائع ہوئی جس میں جماعت کا تعارف کروانے کے علاوہ روس اور یوکرائن کی جنگ کے حوالہ سے پیارے آقا کا یہ فقرہ بھی لکھا کہ ”لیڈرز لوگوں کی جانوں سے مت کھیلیں“۔ اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ برازیل کے حوالہ سے جماعتی خدمات کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اس کے ذریعہ رنگ و نسل و مذہب کی تفریق کے بغیر انسانیت کی مدد کی جاتی ہے۔ ساتھ خاکسار کی فوٹو بھی دی جس میں خاکسار نے قرآن کریم پکڑا ہوا ہے۔

پمفلٹس کی تقسیم: مختلف لیڈرز اور اداروں میں مسلسل ملاقاتوں کے علاوہ شہر کے مختلف علاقوں میں پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے اس دوران بعض افراد دلچسپی لیکر مزید جاننے کے لئے پوچھتے رہے ایک نوجوان کو جب پمفلٹ دیا تو انہوں نے اس طرح پبلک میں اسلام کی تبلیغ کے کام اور جذبہ کو دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا انہوں نے کہا ہے کہ جب دوبارہ برازیلیا آئیں تو بتائیں اس دوران پبلک کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی دکھانے کا موقع ملا۔

بیعت: دورہ کے آخری روز ایک برازیلین نوجوان بھی ہوٹل میں آئے ان کے ساتھ 4 گھنٹے سے زائد کی نشست ہوئی جس میں بڑی تفصیل سے مختلف موضوعات پر بات ہوتی رہی ان کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ نشست کے آخر میں اس نوجوان نے بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔ الحمد للہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور اسلام اور احمدیت کا پیغام زیادہ احسن طور پر اور وسیع پیمانے پر پہنچانے کی توفیق دے۔ اور اس مادی ملک کے لوگ احمدیت حقیقی اسلام کی آغوش میں آجائیں۔ آمین

رانا بلال احمد قمر۔ استاذ جامعۃ المبشرین گھانا

رپورٹ مقابلہ تیز پیدل چلنا

جامعۃ المبشرین گھانا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 24/ نومبر 2022ء کو جامعۃ المبشرین گھانا کے شعبہ کھیل کے تحت تیز پیدل چلنے کے مقابلہ کا کامیاب انعقاد ہوا۔ یہ مقابلہ جامعہ کے فٹ بال کے میدان میں کروایا گیا۔ بعض طلبا اور اساتذہ کو اس مقابلہ کے لئے ڈیوٹیاں سپرد کی گئیں۔ اس مقابلہ کے ناظم اعلیٰ مولوی بلال احمد قمر صاحب اور نائب ناظم اعلیٰ معلم عبد المجید صاحب

تھے۔ ڈیوٹیوں میں میدان عمل کی تیاری، ریفریشمنٹ اور طلبا اور اساتذہ کو کھانا فراہم کرنا، وقار عمل، ابتدائی طبی امداد، سمعی و بصری اور نتیجہ کی تیاری شامل ہیں۔ 23 طلبا کو مختلف ڈیوٹیوں پر متعین کیا گیا جبکہ 60 طلبا نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ مقابلہ کا آغاز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دعا سے ہوا جو نائب پرنسپل مکرم مبشر حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ طلبا کو آٹھ گروپس میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ کے لئے ایک نگران مقرر کیا گیا جو ہر چکر پر مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبا کی نمبر شاری کرتا تھا۔ مقابلہ کا دورانیہ دو گھنٹے تھا اور فٹ بال میدان کے کل 35 چکر لگانے تھے۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبا کو مقابلہ کے دوران پانی اور ٹافیاں مہیا کی گئیں۔ اللہ کے فضل سے مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبا میں سے ایک کے علاوہ باقی تمام طلبا نے 35 چکر باعافیت مکمل کئے اور یہ تقریباً

10 کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔ انفرادی پوزیشنز مندرجہ ذیل رہیں:

اول: عبد اللہ کوبنا (گھانا)، دوم: خالد جالو (گیمبیا)، سوم: ابوبکر ایمبکی (سینیگال)، چہارم: مختار جالو (سینیگال)، پنجم: ظفر اللہ خان (گھانا)، ششم: حمید تقی (مڈغاسکر)

اور مجموعی لحاظ سے اس مقابلہ میں دیانت گروپ پہلے، امانت گروپ دوسرے، صداقت گروپ تیسرے جبکہ شجاعت گروپ چوتھے نمبر پر رہا۔ الحمد للہ مقابلہ بخیر وخوبی انجام پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب اساتذہ اور طلبا کو جزاء خیر دے جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے بہت محنت کی۔ آمین

بقیہ: سومایا پلی ہو سکا...... از صفحہ 12

گرین وچ کے وزیٹر سنٹر (Greenwich Visiting Centre) میں ایک شاپ پر احمد ٹی (Ahmad Tea) دیکھی۔ تو فوراً کہنے لگیں یہ حضور کے نام پر ہے۔ میں حضور کو تحفہ بھجوں گی۔ فوراً دو پیک خریدلئے۔ ایک جو زیادہ اچھے فلیور والا تھا وہ حضور کو پارسل کر کے بھجوادیا اور دوسرا اپنے لئے رکھا۔

سومایا کے پاس کوئی قیمتی جیولری یا سونا چاندی وغیرہ نہیں تھے۔ لیکن زکوۃ ہر سال باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ ان کے پاس آرٹیفیشل جیولری ہوتی تھی جس میں سے اکثر چیریٹی شاپ سے خریدی ہوتی۔ وہ ثواب سمجھ کر اپنے شوق کی جیولری چیریٹی شاپ سے خریدا کرتی تھیں۔ کہا کرتی تھیں کہ یہ رقم چیریٹی میں خرچ ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے دوہرا ثواب ملے گا۔ اس جیولری پر وہ زکوۃ ادا کیا کرتی تھیں۔ میں انہیں بتاتی کہ ان چیزوں پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی۔ تو وہ کہتیں کہ میرے نزدیک یہ قیمتی ہیں۔ اس لئے میں زکوۃ ضرور کروں گی۔

وہ مجھے سب جیولری کی قیمت بتا کر حساب کروایا کرتی تھیں۔ اور پھر شرح کے مطابق زکوۃ ادا کر دیتیں۔ وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل میں ملنے گئی تو مجھے 300 پاؤنڈ کا چیک دیا کہ ان کی طرف سے تحریک جدید اور وقفِ جدید میں جمع کروادوں۔

سال کے دوران اکثر وہ تحریک جدید اور وقفِ جدید میں چندہ ادا کرتی رہتی تھیں۔ آخر سال میں مجھے بتایا کرتی تھیں کہ میں نے اور اضافی چندہ بھیج دیا ہے۔ ان کی ادائیگی ہمیشہ ان کے وعدہ سے بڑھ کر ہوتی تھی۔

وہ ہمسایوں، دوستوں اور عزیز واقارب سب میں بہت مقبول تھیں۔ سب کو معلوم تھا کہ وہ احمدی ہیں۔ وہ ہمیشہ انہیں تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود سب ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ سب نے ان کی وفات پر گہرا صدمہ محسوس کیا۔ اور ان کے جنازہ اور تدفین کے موقع پر Eashing Cemetry میں اپنی فیملیوں کے ساتھ موجود تھے۔

بچوں کی تو آنٹی سومایا ہمیشہ ہی فیورٹ ہوتی تھیں۔ ہر بچے کے ساتھ انہوں نے ایک ذاتی تعلق رکھا ہوتا تھا۔

لجنہ نارتھ لندن میں کئی سال بطور سیکرٹری تبلیغ خدمت کی توفیق پائی۔ اس ذمہ داری کو انہوں نے پوری تندہی سے نبھایا۔

تبلیغ ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ کبھی کوئی موقع تبلیغ کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھیں۔ قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں خرید خرید کر لوگوں کو تحفہ دیا کرتی تھیں۔ بہت پیار اور ہمدردی سے پیغام پہنچاتی تھیں۔ ٹیکسی میں سفر کرتیں تو سارا رستہ ڈرائیور کو تبلیغ کرتیں۔ اترتے وقت اسے کوئی کتاب یا لیفلیٹ وغیرہ بھی دے دیتیں۔ اسی طرح شاپنگ کے دوران، پوسٹ آفس میں، ہسپتال میں، ٹرین میں یا کسی کیفے میں، جہاں بھی ہوتیں، جو بھی ملتا اسے احمدیت کا پیغام ضرور پہنچا دیتیں۔

ہر روز مجھے فون کر کے روز کی باتیں سنایا کرتی تھیں اور اپنی تبلیغ کے واقعات سناتیں۔

بہت باحیا، باوقار اور باپردہ خاتون تھیں۔ اپنی علالتِ طبع کے باعث انہیں بعض اوقات مہینوں ہسپتال میں رہنا پڑھتا۔ لیکن ہمیشہ سکارف پہن کر رکھتیں اور پردہ اور وقار کا ہر طرح خیال رکھتی تھیں۔ اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کے فنکشنز میں ہمیشہ سکارف پہن کر جایا کرتی تھیں۔ والدین کی اکیلی اولاد تھیں۔ شادی ہوئی لیکن ناکام ہوگئی۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مرحومہ بہن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے ساتھ بہت پیار کا سلوک فرمائے۔ اور ان کے بکھیرے ہوئے بیجوں میں سے ان جیسے تناور درخت پیدا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: رضوان کوثر۔ استاذ جامعۃ المبشرین گھانا

تعلیمی وتربیتی سرگرمیاں
جامعۃ المبشرین گھانا

جلسہ سیرۃ النبیؐ

مجلس ارشاد کے تحت مؤرخہ 8/ نومبر 2022ء کو جامعۃ المبشرین میں نعتیہ محفل کا انعقاد کیا گیا۔ یہ محفل بعد نماز عصر جامعہ کے ہال میں ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی جامعہ کے مدرس مکرم مولوی الحسن احمد صاحب تھے۔ اس محفل کا مقصد طلبا کے دلوں میں آنحضرت ﷺ کی محبت پیدا کرنا ہے۔ اس محفل میں حضرت محمد ﷺ کے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ مقام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں منثور ومنظوم کلام پڑھے جاتے ہیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت سے ہوا جو گھانا سے تعلق رکھنے والے طالب علم حکیم کمال الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد گھانا کے ایسیاؤ حکیم صاحب نے ایک حدیث پیش کی۔ مڈگاسکر سے تعلق رکھنے والے طالب علم حمید تقی صاحب نے اپنی مترنم آواز میں اردو نظم ''زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے'' کے چند اشعار پڑھے۔

اس کے بعد الحسن باہ صاحب آف گیمبیا نے اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقتباسات اینوسا کمال الدین صاحب (گھانا) اور نورم اسحاق (ٹوگو) نے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد ایک نعت ہوئی جسے پیش کرنے کی سعادت ابراہیم دانی اور ان کے ساتھیوں کو ملی۔ یہ Malagasy زبان میں گروپ کی صورت نظم پڑھی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش کئے گئے۔ پیش کرنے والے طلبا عیسیٰ عبد الکریم (گھانا) اور ماوے عبداللہ محمد ایسوے (ٹوگو) تھے۔ آخری اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تھا جو ہارون جالو (گیمبیا) نے پیش کیا۔

گھانا کے اوسئی یوسف نور الدین صاحب اور ان کے ساتھیوں نے لوکل زبان میں بڑی خوش الحانی سے نعت پڑھی۔

آخر پر مہمان خصوصی مکرم الحسن احمد صاحب نے سیرت النبی ﷺ پر روشنی ڈالی اور طلبا کو اس حوالے سے نصائح کیں اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی محبت عطا فرمائے اور ان کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سیمینار بعنوان ''وقف کی اہمیت''

جامعہ میں طلبا کے دلوں میں وقف کی اہمیت اور افادیت اجاگر کرنے کے لئے سیمینار کروائے جاتے ہیں۔ان میں واقفین زندگی بالخصوص سرکٹ مبلغین کو مدعو کیا جاتا ہے۔

مؤرخہ 16/ نومبر 2022ء بروز بدھ بعد نماز عصر جامعہ کے ہال میں سیمینار بعنوان ''وقف کی اہمیت'' منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی مکرم عیسیٰ آدم صاحب تھے جو ایسیام میں معلم سلسلہ کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔سیمینار کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو ماوے محمد عبداللہ صاحب نے کی۔ ان کا تعلق ٹوگو سے ہے۔عبد العزیز باہ صاحب نے جو سینیگال سے ہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ''کرو جان قربان راہ خدا میں'' مترنم آواز میں پڑھ کر سنایا۔ مکرم عیسیٰ آدم صاحب نے ذاتی تجربات کی روشنی میں وقف کی اہمیت و برکات کے حوالے سے طلبا کو نصائح کیں اور سوالات کے جواب دیے۔ دعا کے ساتھ سیمینار کا اختتام ہوا۔

مقابلہ تقریر بزبان انگریزی

مؤرخہ 29/ نومبر 2022ء بعد نماز عصر جامعہ ہال میں مقابلہ تقریر بزبان انگریزی منعقد کیا گیا۔ جامعہ میں طلبا کے چار تعلیمی گروپس ہیں۔ صداقت، دیانت، امانت اور شجاعت۔ ہر گروپ سے تین تین طلبا نے حصہ لیا۔ ہر ایک طالب علم کو مندرجہ ذیل مقررہ عناوین پر چار منٹ کے لئے تقریر کرنا تھی:

1. The Holy Prophet(saw)as Prince of Peace
2. Truth of The Promised Messiah(as)
3. Blessings of Khilafat

منصفین میں جامعہ کے اساتذہ مکرم عبد المجید علی صاحب معلم سلسلہ اور

مکرم حافظ لبیب عبد اللہ صاحب شامل تھے۔ اس مقابلہ میں دیانت گروپ اول رہا، امانت گروپ دوم، صداقت سوم جبکہ شجاعت گروپ چہارم رہا۔ طلبا میں آدم اسماعیل اول، یوسف اوسئی نور الدین دوم اور عزیزان عبد التواب اور عبد الرحمان نور الدین سوم رہے۔ اللہ تعالیٰ ان طلبا کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین

رمضان کی آمد آمد ہے

رمضان المبارک ماہ مارچ 2023ء کے آخری عشرہ میں شروع ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے، جماعت احمدیہ اور امت مسلمہ کے لئے یہ رمضان بہت مبارک کرے۔ آمین

اس سلسلہ میں نثر نگاروں سے مضامین و آرٹیکلز اور شعرائے کرام سے منظوم کلام بھجوانے کی درخواست ہے۔ مضمون مختصر ہوں۔طویل مضمون اخبار میں جگہ پانے میں کافی دن لے لیتا ہے۔ امید ہے قارئین کرام اس طرف توجہ کریں گے اور اپنی تحریرات

info@alfazlonline.org

پر بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

جملہ نمائندگان الفضل سے بھی درخواست ہے کہ جہاں وہ خود قلم آزمائی کریں وہاں احباب جماعت کو بھی اس طرف راغب کریں اور رمضان کی اہمیت، افادیت اور برکات پر مضامین لکھوا کر بھجوائیں۔ کان اللہ معکم وایدکم

ایڈیٹر الفضل آن لائن

دعا کا تحفہ

سوتے وقت کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ آوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ

(ابوداؤد کتاب الادب)

ترجمہ:- تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہوا اور مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب فضل فرمایا۔ اور جس نے مجھے عطا کیا اور خوب دیا اور ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے اللہ! جو ہر چیز کا ربّ اور مالک ہے۔ ہر چیز کے معبود! مَیں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 120)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 4/ جنوری 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شمیم اختر طارق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لقمان طارق صاحب (ہیز۔ یوکے)

27 / دسمبر 2022ء کو 55 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم ٹھیکیدار محمد اسلم صاحب (آف ربوہ) کی بیٹی اور مکرم محمد سلیمان طارق صاحب مرحوم (آف ساؤتھ آل) کی بہو تھیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک، دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنی جماعت میں ریجنل وقف نو کوآرڈینیٹر کے علاوہ صدر لجنہ اماء اللہ ہیز کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم انتصار احمد صاحب راجپوت ابن مکرم چوہدری احمد جان صاحب

29/ نومبر 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں جان محمد صاحب راجپوتؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار، خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے۔ خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، دوسروں کی تکلیف کا احساس کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالس عرفان کی آڈیو کیسٹس کا آغاز ہوا تو آپ گھنٹوں اُن کیسٹس کو بے حد شوق اور توجہ کے ساتھ سنتے۔ ملازمت کے دوران احمدیت کی مخالفت کے باوجود بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے اور سب مشکلات کا صبر و استقامت سے سامنا کرتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے شامل ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم اویس احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظ قرآن ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد فراز صاحب (مربی سلسلہ) لتھوانیا میں خدمت بجا رہے ہیں اور میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنے والد کے جنازہ پر حاضر نہیں ہو سکے۔

2- مکرم ملک عنایت اللہ صاحب ابن مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب

4 / اکتوبر 2022ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار، شفیق، کم گو، نرم دل، سادہ مزاج اور مخلص انسان تھے۔ لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

3- مکرمہ صدیقن بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللہ جان صاحب

2/ اپریل 2021ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق سیکھواں انڈیا کی کشمیری فیملی سے تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں دین محمد صاحب عرف میاں بگا رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور خوددار طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ بڑی مہمان نواز، غریب پرور، بہت نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ شادی کے 13 سال بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعا سے آپ کے ہاں اولاد پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں سے ایک بیٹے وفات پاچکے ہیں۔

4- مکرم عبید اللہ واہلہ صاحب

16/ دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے 88 شمالی سرگودھا میں صدر جماعت کے علاوہ امیر حلقہ شمالی سرگودھا خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم شفیق، ہمدرد اور ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا فدائیت کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

5- مکرم منور احمد ضیاء صاحب (آسٹریلیا)

21/ دسمبر 2022ء کو 79 سال کی عمر میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ کے ذریعہ آئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، ایک نیک، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک پوتے مکرم مدبر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ جبکہ ایک پوتے مکرم انس محمود صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اور ایک نواسے مکرم سجیل احمد صاحب جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

6- مکرم کلیم رانا صاحب ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (امریکہ)

9 / دسمبر 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری چھجو خان صاحب (بیعت 1908ء) کے پوتے اور حضرت چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ کے نواسے تھے۔ مرحوم 1980ء میں امریکہ منتقل ہو گئے اور بحیثیت کیمیکل ٹیکنالوجسٹ پیشہ ورانہ زندگی کو جاری رکھا۔ امریکہ جانے سے قبل آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤالدین کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ امریکہ میں کئی سالوں تک ہیوسٹن جماعت کے صدر کے علاوہ ذیلی تنظیموں میں بھی مختلف عہدوں پر فعال خدمت بجالاتے رہے۔ مسجد کے ساتھ ایک خاص لگاؤ تھا اور کام کے بہت مشکل شیڈول کے باوجود مسجد میں نماز کا ناغہ نہیں کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل تمام مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کا حامی و ناصر ہو۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 8/ جنوری 2023ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

عزیزم لبیب شاہد بھٹی ابن مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب (لندن)

25/ دسمبر 2022ء کو 9 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ عزیز تحریک وقف نو میں شامل تھا اور بہت نیک اور فرمانبردار بچہ تھا۔ اس کے والد زاہد محمود بھٹی صاحب نے کوونٹری جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مخلص، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور جماعت کے ساتھ قریبی تعلق رکھنے والی فیملی ہے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم امیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم غلام سرور صاحب

11/ دسمبر 2022ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ محلہ میں سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ہمیشہ جماعتی خدمت کو اوّلین فرض سمجھ کر ادا کیا کرتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق، ملنسار، قناعت پسند، محنتی، دیانت دار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے آپ کا گہرا وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2- مکرم خواجہ منور احمد صاحب (ہمبرگ جرمنی)

12/ نومبر 2022ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد حضرت خواجہ محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعاگو، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، خوش گفتار، ملنسار، مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ زمیندارہ اور تجارت کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی زمینوں پر بھی کاشت کاری کرواتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور آٹھ بیٹیاں شامل ہیں۔

3- مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

7/ اکتوبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

4- مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

24/ نومبر 2022ء کو اپنے میاں کی وفات کے ڈیڑھ ماہ بعد لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ ایک نیک فطرت اور مخلص خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

5- مکرمہ جمشید معین صاحبہ اہلیہ مکرم معین الدین احمد صاحب (کینیڈا)

26/ دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے نانا حضرت میاں مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ اور ماموں حضرت چوہدری عطا محمد بنگوی صاحب رضی اللہ عنہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ کے میاں نے واہ کینٹ جماعت میں لمبا عرصہ تک امین اور نائب امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے شوہر کا جماعتی خدمات میں ہر طرح کا ساتھ دیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، متوکل علی اللہ، خلق خدا کی ہمدرد، مہمان نواز، صابرہ وشاکرہ، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ خاص عشق کا تعلق تھا۔ اولاد کی تعلیم وتربیت پر ہمیشہ خاص توجہ دی۔ چندوں میں شرح اور باقاعدگی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم شاہد معین احمد صاحب (وقف زندگی) جماعت کے مرکزی شعبہ AIMS میں اور آپ کے پوتے مکرم قاصد معین احمد صاحب مربی سلسلہ آج کل بطور ایڈیٹر اخبار الحکم خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

6- مکرمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد ورک صاحب

13/ دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت فیض احمد بھٹی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی نسل سے تھیں۔ آپ نے اپنے حلقہ میں نائب صدر کے علاوہ لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ایک فعال داعی الی اللہ بھی تھیں اور متعدد بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ ہمسائیوں کی بچیوں کو قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، صلہ رحمی کے جذبہ سے سرشار، ایک نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل تمام مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کا حامی وناصر ہو۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

امۃ الودود چیمہ۔ لندن

سومایا پلی ہوسکا (Somaya Pilichowska)

مؤرخہ 10/ جون 2022ء بروز جمعہ بوقت 1:35 دوپہر سومایا پلی ہوسکا طویل علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی کو پیاری ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کی عمر 79سال تھی۔

سومایا میری سہیلی تھی اور ایک بہن کی طرح تھی۔ 1997ء میں احمدیت قبول کی۔ان کا تعلق ایک یہودی خاندان سے تھا۔ والدین کی بہت لاڈلی اور اکلوتی اولاد تھیں۔ بہت اچھی آرٹسٹ تھیں۔ان کے والد ایک ماہر آرکیٹیکٹ تھے۔

اپنے زندگی کے حالات اور قبولِ احمدیت کے واقعات سنانے کے بعد وہ بڑے تشکر اور خوشی کے ساتھ کہا کرتی تھیں کہ اب میں اپنے گھر پہنچ گئی ہوں۔

میرا اور سومایا کا تعلق 25 سال سے تھا۔ ہمارے گھر کے ایک فرد کی طرح تھیں۔ بہت ہمدرد، شفیق، تعلقات کو نبھانے والی اور نیک دل خاتون تھیں۔ خلافت اور خلیفۂ وقت کی ساتھ بہت محبت رکھتی تھیں اور ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے پوری کوشش سے حصہ لینے کی کوشش کرتی تھیں۔موصیہ تھیں۔سب چندے فراخدلی سے ادا کیا کرتی تھیں۔تحریک جدید اور وقف جدید میں بھی ہر سال خصوصی مجاہدات میں ان کا نام ہوتا تھا۔ ان کی دعائیں اکثر قبول ہوتی تھیں۔

جب تک صحت اچھی رہی باقاعدہ حضور کی خدمت میں خط لکھا کرتی تھیں۔ پھر جب جواب آتا تو بہت خوش ہوتیں۔ مجھے فون پر پڑھ کر سناتیں اور بار بار الحمدللہ کہتی تھیں۔ ان کے ایک ایک لفظ سے محسوس ہوتا تھا کہ خلیفۂ وقت سے انہیں کتنی محبت ہے اور جواب پا کر کتنا خوش ہوتیں اور تشکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتی تھیں۔ جب میں انہیں ملنے جاتی تو سب خط نکال کر مجھے دکھاتی تھیں۔ بڑے پیار اور عقیدت کے ساتھ سب خط سنبھال کر رکھتی تھیں۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو اس وقت بیمار تھیں۔ ہسپتال میں داخل تھیں۔ میری ان کے ساتھ ہر روز فون پر بات ہوتی تھی۔ باقاعدہ حضور کی صحت کے متعلق پوچھا کرتی تھیں۔

وفات کے بعد میں نے ان کی اپنی صحت کی وجہ سے اطلاع نہ دی اور چند دن بعد تک بھی نہ بتایا۔

ایک دن وہ بہت محبت کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے دعا کر رہی تھیں تو میں رو پڑی اور انہیں وفات کے متعلق بتایا۔ وہ خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی وفات کا سن کر بے اختیار دیر تک روتی رہیں۔

میں نے انہیں تسلی دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیا خلیفہ عطا فرمایا ہے اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے۔ جب ان کی صحت بہتر ہوئی تو میں انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے لے کر گئی۔ ملاقات کے بعد بے انتہا خوش تھیں۔ اور پھر یہ ملاقات ہمارے لئے ایک بہت ہی اہم سالانہ پروگرام کی شکل اختیار کر گئی۔ ہم انتظار میں رہتے۔ آخری ملاقات 2019ء میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد کوویڈ اور ان کی کمزور صحت کے باعث ہم نے ملاقات کی درخواست نہیں دی۔لیکن اکثر کہتی تھیں کہ جب میں ٹھیک ہو جاؤں گی تو حضور کی ملاقات کیلئے جائیں گے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسلام آباد منتقل ہونے کے بعد میں اور میرے میاں مبارک احمد چیمہ صاحب انہیں اسلام آباد لے کر گئے۔ نیا اسلام آباد دیکھ کر بہت ہی خوش تھیں۔ آپا جان سے بھی ملاقات کی۔حضرت آپا جان کا ذکر بھی بہت محبت کے ساتھ کیا کرتی تھیں اور ان کے ساتھ ملاقات کے بعد بار بار انہیں یاد کرتی تھیں۔

کیونکہ وہ اکیلی ہوتی تھیں۔ ہم انہیں اکثر ملنے جاتے تھے۔ انہیں اپنے گھر میں دعوت دیتے تھے۔ بہت خوش ہوا کرتی تھیں۔ کبھی کبھی میں انہیں سیر وغیرہ کے لئے بھی لے جایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ بقیہ صفحہ 8 پر

ایک سبق آموز بات

عہدیداران کی ذمہ داریاں

جو کام تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہو اس میں ہمیشہ خلوص نیت ہونا چاہئے۔ جماعتی عہدے جو تمہیں دیئے جاتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ بجالاؤ۔صرف عہدے رکھنے کی خواہش نہ کرو بلکہ اس خدمت کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ ایک تو خود اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس خدمت کو سر انجام دو دوسرے اس عہدے کا صحیح استعمال بھی کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور اصول ہوں اُن سے نرمی کا سلوک ہو اور غیروں سے مختلف سلوک ہوں۔ ان پر تمام قواعد لاگو ہو رہے ہوں۔ ایسا کرنا بھی خیانت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ روزنامہ الفضل 26/ مئی 2004ء)

(مرسلہ: محمد عمر تماپوری۔ انڈیا)

فقہی کارنر

بدعات سے روکنے کے لئے ناجائز طریق اختیار نہ کرو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میاں الہ دین فلاسفر اور پھر اس کے بعد مولوی یار محمد صاحب کو ایک زمانہ میں قبروں کے کپڑے اتار لینے کی دھت ہوگئی تھی یہاں تک کہ فلاسفر نے ان کو بیچ کر کچھ روپیہ بھی جمع کر لیا۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ اس طرح ہم بدعت اور شرک کو مٹاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے جب سُنا تو اس کام کو ناجائز فرمایا۔ تب یہ لوگ باز آئے اور وہ روپیہ اشاعت اسلام میں دے دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسلام نے نہ صرف ناجائز کاموں سے روکا ہے بلکہ جائز کاموں کے لئے ناجائز وسائل کے اختیار کرنے سے بھی روکا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 780)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

19/ جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:41	18:02
مدینہ منورہ	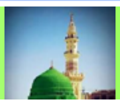	05:46	17:57
قادیان		06:03	17:50
ربوہ		05:43	17:30
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:28	16:30